السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گاؤں میں جوشادی بیاہ ہوتے ہیں لڑکا بارات لے کر سر پر سہرا باندھ کر اور ہاتھوں میں 2 عدد گانے باندھ کر آتا ہے جب نکاح پڑھانے کےلیے مولوی صاحب سے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں پہلے سر پر سہرا اور چادر لال (جسے چنی کہتے ہیں) اور گانے اتار پھر نکاح پڑھاؤں گا بعض لڑکے والے سہرا چنی چادر اتار دیتے ہیں اور اہل حدیث مولوی نکاح پڑھا دیتے ہیں اور بعض مولوی صاحب نہ اتار نے کی صورت میں نکاح نہیں پڑھاتے کیا سہرا بنا دھارہے تو نکاح پڑھنا درست ہے یا سہرا چنی چادر وغیرہ اتار کر نکاح پڑھا لیا جائے دولہا کے وارث بضد ہوں کہ ہم سہرا نہیں اتاریں گے لڑکے کا نکاح پڑھاؤ کیونکہ ہماری عزت کا مسئلہ ہے اس صورت میں کیا کرنا چاہیے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دولہا کو گانا سہرا باندھنا یا اس پر چنی وغیرہ ڈالنا سب ہندوانہ رسوم ہیں ایک مسلمان کے لائق نہیں ہے کہ غیر مسلموں کے عادات و تقلید کو اپنائے حدیث میں ہے ۔

(من تشبہ بقوم فھو منھم » حسنہ و صحیح البانی صحیح ابی داؤد کتاب اللباس باب فی البس الشھرۃ (4031) الارواء (١٢٦٩) المشکاۃ (٤٣٤٧»

اہل علم کا فرض ہے کہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس قسم کی خلاف شرع قباحتوں اور برائیوں سے عامتہ الناس کو آگاہ کریں تاکہ وہ ان کے بڑے اثرات سے محفوظ رہ سکیں بوقت عقد نکاح اگر کسی ایسے شخص سے واسطہ پڑ جائے جو اس فعل کا مرتکب ہو تو اسے بطریق احسن سمجھانا چاہیے شاید کہ نصیحت اس کے لیے نفع بخش ثابت ہو ۔ اور اگر وہ اپنے فعل قبیح پر بضد ہو اور نکاح نہ پڑھانے سے اس پر اثر ہو سکتا ہو تو نہیں پڑھانا چاہیے بصورت دیگر اصلاح احوال کی بجائے الٹے اثرات کا خدشہ ہو تو چلو کم از کم گانا سہرا چنی وغیرہ اتروا کر نکاح کر دیا جائے شاید کہ اسے شرم آجائے اور اگر کوئی پھنسا ہو مجبوراً اتنا بھی نہ کر سکے تو بہر صورت نکاح ۔ منعقد ہو جائے گا ۔ اگرچہ فعل ہذا مستحسن نہیں ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص608

محدث فتویٰ